48964 ـ ان اسماء میں ضابطہ کیا ہے جن کا اطلاق اللہ تعالی پر کرنا صحیح ہے؟

سوال

کیا اللہ تعالی کو المتکلم یا الباطش کے اسم سے موسوم کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ وارد ہے کہ اللہ تعالی ایسا کرتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی کے سارے نام توقیفی ہیں یعنی (ان ناموں کے متعلق جو کچھ قرآن و سنت میں وارد ہے اسی پر موقوف رکھا جائے گا اس میں نہ تو کمی کی جائے گی اور نہ ہی اس سے زیادہ کیا جائے گا) لھذا اس بنا پر اللہ تعالی کو صرف اسی نام سے موسوم کیا جائے گا جس نام سے اللہ تعالی نے خود کو موسوم کیا ہے یا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں اس نام کا اطلاق اللہ تعالی پر کیا ہو، کیونکہ عقل ان اسماء کا ادراك نہیں کر سکتی جن کا اللہ تعالی مستحق ہے لھذا نص پر اکتفا کرنا اور اسے نص پر ہی موقوف رکھنا واجب اور ضروری ہے کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھکی جانے والی ہے الاسراء (36).

اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی کو ایسے نام سے موسوم کرنا جس نام سے اللہ تعالی نے خود اپنے آپ کو موسوم نہیں کیا یا پھر جس نام سے اللہ تعالی نے خود اپنے آپ کو موسوم کیا ہے اس کا انکار کرنا اللہ تعالی کے حق میں جرم ہے لھذا اس معاملہ میں اللہ تعالی کے ساتھ ادب اختیار کرنا واجب اور ضروری ہے اور جو کچھ نصوص شرعیہ میں اس بارہ میں مذکور ہے اسی پر اکتفا اور اقتصار کرنا ضروری ہے.

اور قرآن مجید میں یاسنت نبویہ میں جو کچھ صرف بطور خبر وارد ہے وہ اس طرح کہ اس کے ساتھ اللہ تعالی کا موسوم کرنا وارد نہیں تو اس کے ساتھ اللہ تعالی کو موسوم کرنا صحیح نہیں، یہ اس لیے کہ اللہ تعالی کی کچھ صفات کا تعلق افعال کے ساتھ ہے، اور اللہ تعالی کے افعال کی کوئی انتہاء نہیں جس طرح اس کے اقوال کی کوئی انتہاء نہیں.

اس كی مثال یہ ہے کہ: اللہ تعالی كی صفات فعلیہ میں " المجيئ، الاتيان، الاخذ، الامساك، البطش،" یہ ساری صفات فعلیہ ہیں اس كے علاوہ بھی كئي ايك فعلی صفات ہیں جن كا شمار كرنا ممكن نہیں، جیسا كہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور تیرا پروردگار آئے گا الفجر (22)

اور ايك مقام پر فرمایا:

اور اس نے آسمان كو تھام ركھا ہے كہ كہیں وہ اس كے حكم كے بغیر زمین پر نہ آ گرے الحج (65).

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

بلا شبہ تیرے رب كی پكڑ بہت سخت اور شديد ہےالبروج (12).

لھذا ہم اللہ تعالی كو ان صفات سے تو موصوف كريں گے جس طرح یہ نصوص میں وارد ہیں اسی طرح ركھیں گے اور ان كے ساتھ اللہ تعالی كو موسوم كرتے ہوئے اس كے یہ نام نہیں ركھیں گےاور یہ نہیں كہیں گے كہ اس كے ناموں میں" الجائی" اور " الآتی" اور" الآخذ" اور" الممسك" اور" الباطش" وغيرہ شامل ہیں، اگرچہ ہمیں اس كی خبر دی گئی ہے اور ہم اس كے ساتھ اسے متصف بھی كرتے ہیں.

واللہ تعالی اعلم

اس كی مزيد تفصیل دیكھنے كے لیے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی كی كتاب" القواعد المثلی في صفات اللہ و اسمائہ الحسنی (13 ـ 21) كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم